

211183 - کیا قربانی کیلئے والد کو ترجیح دیتے ہوئے اپنی قربانی کی رقم اپنے والد کو دے دے، تا کہ والد اپنی طرف سے قربانی کرے؟

سوال

سوال: میرے والد کے پاس قربانی کے لئے رقم نہیں ہے، اور میں نے قربانی کے جانور کیلئے رقم جمع کر رکھی ہے، جسے میں اپنے والد کو تحفہ دے دوں گا، تا کہ میری جگہ وہ قربانی کر لیں، کیا یہ اچھا ہے (کہ والدین کیساتھ نیک برتاؤ میں شامل ہو جائے)، یا میں خود اپنی طرف سے قربانی کروں کیونکہ میں قربانی کی طاقت رکھتا ہوں، اور میرے والد پر قربانی نہ کرنے کی وجہ سے کوئی حرج نہیں ہوگا؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

عید پر قربانی کرنا سنت مؤکدہ ہے، اور اسکے لئے شرط لگائی جاتی ہے کہ قربانی کرنے والا صاحب استطاعت ہو، اور قربانی کے جانور کی رقم اپنے اور اہل خانہ کی ضروریات سے اضافی ہو۔

مزید کیلئے سوال نمبر: (70291) کا مطالعہ کریں۔

چنانچہ جس شخص کے پاس قربانی کے جانور کی قیمت اپنے اور اہل خانہ کی ضروریات سے اضافی طور پر موجود نہ ہو تو اس پر قربانی نہیں ہے۔

دوم:

اگر ایک ہی خاندان کے لوگ رہائش اور نفقہ میں اکٹھے ہوں تو انہیں ایک ہی قربانی کافی ہوگی۔

دائمى كمىٲى كے علمائے كرام كہتے ہيں:

"اگر خاندان كے افراد زيادہ ہوں، اور سب ايك ہي گھر ميں رہتے ہيں، تو ان سب كى طرف سے ايك ہي قربانى كافى ہوگى، اور اگر ايك سے زائد قربانى كريں تو يہ افضل ہے" انتہى

"فتاوى اللجنة الدائمة" (11 / 408)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"ایک ہی گھر میں رہنے والے افراد کو ایک ہی قربانی کافی ہے، چاہے انکی تعداد زیادہ ہی کیوں نہ ہو، [مثلاً] سب بھائی ایک جگہ ہیں اور اکٹھے کھانا تیار ہوتا ہے، انکا مکان ایک ہی ہے، تو انکی قربانی بھی ایک ہی ہوگی، چاہے سب کی متعدد بیویاں ہوں، اسی طرح والد کا اپنے بیٹوں کیساتھ حکم ہے، چاہے اسکے کچھ بیٹے شادی شدہ ہوں، تو انکی قربانی بھی ایک ہی ہوگی" انتہی

"مجموع فتاویٰ ورسائل ابن عثیمین" (43 / 25)

مزید کیلئے سوال نمبر: (96741) کا جواب ملاحظہ فرمائیں

مذکورہ بالا وضاحت کے بعد اگر آپ اپنے والد کیساتھ ایک ہی مکان میں رہتے ہیں، تو آپکے والدین سمیت سارے گھر والوں کی طرف سے ایک ہی قربانی کافی ہو جائے گی۔

دائمى فتوى كمىثى كے علمائے كرام سے پوچھا گیا:

اگر میرے والدین کے ساتھ میری بیوی ایک ہی گھر میں رہتی ہو، تو کیا عید الاضحیٰ میں میرے اور میرے والدین کی جانب سے ایک قربانی کرنا کافی ہوگا یا نہیں؟

تو انہوں نے جواب دیا:

"اگر حقیقت اسی طرح ہو جیسا کہ آپ نے: والد اور اس کے بیٹے کا ایک ہی گھر میں ہونے کا ذکر کیا ہے تو ایک ہی قربانی آپ کی اور آپ کے والد و والدہ اور آپ کی بیوی کی طرف سے کافی ہے، اور تم دونوں [باپ، بیٹے] کے اہل خانہ کی جانب سے سنت کی ادائیگی کے لئے ایک قربانی کافی ہے" انتہی

"فتاویٰ اللجنة الدائمة" (404 / 11)

اور اس بات میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کہ آپ اپنے والد کو اپنی طرف سے اور تمام اہل خانہ کی طرف سے قربانی کرنے کیلئے ذمہ داری سونپتے ہوئے قیمت ادا کر دیں، تا کہ وہ سب کی طرف سے قربانی کریں۔

ایسے ہی آپ انہیں قربانی کی قیمت تحفہً بھی دے سکتے ہیں، تا کہ وہ اس قیمت سے اپنی طرف سے اور انکے ساتھ رہنے والے اہل خانہ [جن میں آپ بھی شامل ہیں] کی جانب سے قربانی کریں، اگرچہ افضل یہی ہے کہ قربانی آپکی طرف سے ہو، کیونکہ اصل میں مال آپکا ہے، اور والد صاحب کو جتنی ضرورت ہو آپ انہیں دے دیں۔

اور اگر آپ اپنے گھر میں الگ رہتے ہو، اور آپکا والد الگ گھر میں رہتا ہے تو پھر آپ اپنی طرف سے اور والد کی طرف سے ایک قربانی نہیں کرسکتے، چنانچہ آپ اپنی اور اپنے اہل خانہ کی طرف سے قربانی کریں، جبکہ آپکے والد پر استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے قربانی نہیں ہوگی۔

اور اگر آپ ایک بار انہیں قربانی کے پیسے دے دیا کریں، اور دوسری بار آپ خود قربانی کر لیا کریں تو یہ اچھا ہوگا، اور اس طرح سے دونوں مصلحتیں جمع ہوجائیں گی۔

مزید کیلئے آپ سوال نمبر: (41766) کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

واللہ اعلم .